فکر و نظر۔۔۔ اسلام آباد   جلد : ۳۷   شمارہ : ۱

تعارف و تبصرہ کتب

عنوان کتاب	:	برصغیر پاک و ہند میں تصوف کی مطبوعات (عربی اور عربی و فارسی کتب کے اردو تراجم)
تالیف	:	محمد نذیر رانجھا
سال اشاعت	:	۱۹۹۹ء
ضخامت	:	۳۷۴ صفحات
ناشر	:	میاں اخلاق احمد اکیڈمی۔ ۳۳۳۔ شاد باغ، لاہور
ملنے کا پتہ	:	نعمان بک سنٹر، کبیر سٹریٹ، یونائیٹڈ مارکیٹ، اردو بازار، لاہور
قیمت	:	درج نہیں
تبصرہ نگار	:	مجیب احمد ☆

برصغیر پاک و ہند میں اشاعت اسلام کے سلسلے میں صوفیائے کرام کی گراں قدر خدمات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا جنہوں نے اپنے افکار و اعمال سے لاکھوں انسانوں کو نور ایمان سے منور کیا۔ چونکہ ان صوفیائے کرام کی تبلیغ و اشاعت اسلام کا واحد مقصد، اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول تھا، اس لیے انہوں نے اپنی دینی و روحانی خدمات کا کوئی ریکارڈ رکھنے کی کوشش نہیں کی۔ جس کی وجہ سے جہاں لوگ اشاعت اسلام کے سلسلے میں ان کی خدمات کا انکار کرنے لگے، وہیں بعض لوگوں نے تصوف کو بھی ہدف تنقید بنانا شروع کر دیا۔ اگرچہ یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ صوفیائے کرام کے احوال و آثار اور ان کی دیگر علمی و روحانی خدمات کو کماحقہ، محفوظ نہیں کیا گیا، تاہم جو رسائل، کتب، ملفوظات، مکتوبات اور سوانح و آثار ان بزرگان دین کی محفوظ رہ گئی ہیں، وہ بھی دنیا کی مختلف لائبریریوں اور تحقیقی

☆ لیکچرر شعبہ تاریخ، ایف جی قائداعظم کالج، چکلالہ سکیم تھری، راولپنڈی کینٹ

اداروں میں منتشر ہونے کی وجہ سے اہل علم اور محققین کی پہنچ سے دور ہیں۔ بعض کے تو نام تک سے لوگ متعارف نہیں اور بعض کے صرف نام سن رکھے ہیں، استفادہ سے محروم ہیں۔ الحمدللہ اب یہ مشکل کسی حد تک حل ہو گئی ہے۔

زیر تبصرہ کتاب جناب محمد نذیر رانجھا کی تازہ تالیف ہے جو ان کی کم و بیش گیارہ سالہ تحقیق و تدوین کا نتیجہ ہے جس کے لیے فاضل مؤلف نے متعدد سرکاری و نجی کتب خانوں اور مختلف طباعتی اداروں کی فہارس مطبوعات سے مدد لی ہے۔ جناب رانجھا، قبل ازیں برصغیر پاک و ہند میں تصوف کی اردو مطبوعات (لاہور: مغربی پاکستان اردو اکیڈمی، ۱۹۹۵ء) بھی مرتب کر چکے ہیں۔ برصغیر پاک و ہند میں تصوف کی مطبوعات میں عربی اور فارسی میں لکھی جانے والی کتب اور ان کے اردو تراجم کی ایک مفصل فہرست ہے۔ یہ دونوں کتابیں ڈاکٹر سیّد محمد عبداللہ (۱۹۰۶ء۔۱۹۸۶ء) کے جاری کردہ سلسلہ "کتابیات اسلام" کا حصہ ہیں۔

تصوف ایک ایسا شعبہ حیات ہے جس پر عمل کرنا اور اس پر تحقیقی و علمی کام کرنا ذاتی دلچسپی اور روحانی و قلبی تعلق کے بغیر ممکن نہیں۔ جناب محمد نذیر رانجھا سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں خانقاہ سراجیہ، کندیاں شریف، ضلع میانوالی سے بیعت ہیں اور جنوری ۱۹۷۳ء سے تاحال ملک کے مختلف تحقیقی اداروں سے منسلک رہتے ہوئے اب تک بیس سے زائد کتابوں کے مصنف / مؤلف اور مترجم ہیں۔ جن میں اکثریت تصوف اور صوفیائے کرام سے متعلق ہیں۔

زیر نظر کتاب چار حصوں پر مشتمل ہے۔ حصہ اول میں ۱۵۵ عربی مطبوعات، حصہ دوم میں ۴۳۸ عربی سے اردو میں ترجمہ شدہ مطبوعات، حصہ سوم میں ۸۸۷ فارسی مطبوعات جبکہ حصہ چہارم میں ۹۸۹ فارسی سے اردو میں ترجمہ شدہ کتب کا ذکر ہے۔ کتاب کے آخر میں ماخذ و منابع کی فہرست بھی دی گئی ہے۔ حروف تہجی کے لحاظ سے کل ۲۴۶۹ مطبوعات کا تعارف مع مصنف، مترجم، مرتب کا نام ان کے سنین وفات، کتاب کا سال تصنیف یا ترجمہ، سال و مقام اشاعت، کتاب کے ناشر و مطبع، صفحات، جلدوں اور

کتاب کے مندرجات یا موضوع کے بارے میں اگر کوئی خاص بات تھی تو وہ بھی بیان کر دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں اگر کسی کتاب کے ایک سے زائد ایڈیشن شائع ہوئے ہیں تو ان کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

کتاب کی تدوین و تالیف ، کتابیات کی روایتی روش سے ہٹ کر تحقیقی و فنی انداز میں کی گئی ہے۔ جس سے اس کا اسلوب نگارش مفید تر ہو گیا ہے۔ فہرست میں شامل ہر کتاب کے آخر میں اس کا ماخذ یا جس لائبریری میں موجود ہے، اس کا نام دیا گیا ہے۔ جس سے قاری اور محققین کے لیے اپنی مطلوبہ کتاب تک رسائی حاصل کرنا آسان ہو گیا ہے۔

جناب رانجھا نے نہ صرف کتاب کی تدوین و تالیف کی بلکہ اس کی طباعت کی ذمہ داری بھی خود ہی نبھائی۔ کمپوزنگ اور پروف ریڈنگ میں انتہائی احتیاط سے کام لیا گیا ہے جو کہ ایک خوش آئند بات ہے۔ تاہم کتاب کی طباعت اور جلد تسلی بخش نہیں۔ کاغذ بھی کافی ہلکا ہے۔ اسی طرح کی حوالہ جاتی کتب کی جلد مضبوط ہونی چاہیئے اور کاغذ و طباعت بھی معیاری ہونی چاہیئے کیونکہ اس طرح کی کتب بار بار شائع نہیں ہوتیں۔ فاضل مولف نے بعض مصنف / مترجم اور مولف کے سنین وفات ہجری تقویم کے مطابق دیئے ہیں جبکہ ان کی کتب کے سال طباعت ہجری تقویم کے ساتھ ساتھ مسیحی تقویم کے مطابق بھی دیئے گئے ہیں۔ اس لیے اگر مصنف / مترجم اور مولف کے سنین وفات بھی مسیحی تقویم کے مطابق دے دیئے جاتے تو ان کے عہد کا تعیین کرنے میں مزید آسانی ہو جاتی۔ کتاب کے سال اشاعت میں بھی ابہام ہے۔ سرورق پر ۱۹۹۹ء درج ہے جبکہ اندر کے صفحہ پر ۱۹۹۸ء درج ہے ۔

بہر حال فاضل مئولف نے موضوع سے قلبی و ذہنی تعلق کے باعث اور فن تدوین و ترتیب کتابیات میں ماہر ہونے کی وجہ سے انتہائی محنت، عرق ریزی اور دینی و روحانی ذوق و شوق کے ساتھ زیر نظر کتاب کی تالیف کی ہے۔ جس کے لیے وہ ہدیہ تبریک کے مستحق ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ ان کی یہ تالیف حوالہ جاتی کتب میں ایک قیمتی اضافہ ثابت ہوگی اور محققین کے علاوہ تصوف سے دلچسپی رکھنے والے عام افراد بھی اس سے بھر پور استفادہ کر سکیں گے۔